www.KitaboSunnat.com

الکتاب والحکمۃ
تفسیری مباحث کے سلسلہ میں

حافظ ثناء اللہ مدنی

نبی مأمور بالجہاد اور غیر مأمور بہ میں فرق کی وضاحت

انبیاء علیہم السلام کی شہادت یا دشمن کے ہاتھوں قتل کے بارے میں علماء میں دو مختلف آراء مشہور ہیں :

۱۔ دشمن کے ہاتھوں رسول کا قتل ناممکن ہے۔

۲۔ دشمن کے ہاتھوں نبی یا رسول کا قتل ممکن ہے۔

جیسا کہ متعدد قرآنی آیات سے ظاہر ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ مسئلہ ہذا کچھ وضاحت کا متقاضی ہے۔

اولاً لفظ قتل کی تعریف ملاحظہ فرمائیں :

قتل کے حقیقی معنی ہیں (موت فطری کے علاوہ کسی اور طریقے سے) روح کو جسم سے جدا کر دینا خواہ ذبح کی صورت میں ہو یا کسی اور طریقے سے۔

اب تفصیل اس اجمال کی یوں ہے کہ رسل اللہ دو طبقوں میں منقسم ہیں۔ ایک وہ جن کو دشمنوں کے ساتھ جنگ کا حکم دیا گیا تھا۔ دوسرے وہ جو محض مبلغ تھے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لڑائی کے مامور نہیں تھے۔

جہاں تک پہلے گروہ کا تعلق ہے ان کا قتل ممکن نہیں کیونکہ قرآن مجید میں ان کے لئے غلبہ ثابت کیا گیا ہے۔ جو مغلوب کی ضد ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ ۔ (المجادلہ : ۲۱)

"اللہ کا حکم ناطق ہے کہ میں اور میرے پیغمبر ضرور غالب رہیں گے"

اس سے پہلی آیت میں ہے :

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَادُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ فِي الْاَذَلِّيْنَ ۔ (المجادلہ : ۲۰)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ نہایت ذلیل ہوں گے۔"

اور مذکورہ جملے کے بعد ہے۔

إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ۔

"بیشک اللہ زور آور (اور) زبردست ہے۔"

قرآن مجید میں اکثر و بیشتر غلبے کا اطلاق مسلح غلبہ پر ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

إِن يَكُن مِّنكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ وَإِن يَكُن مِّنكُم مِّائَةٌ يَغْلِبُوا أَلْفًا...... الآية (الانفال: ۶۵)

"اگر تم میں بیس[۲۰] آدمی ثابت قدم رہنے والے ہوں گے اور دو سو[۲۰۰] کافروں پر غالب رہیں گے اور اگر سو[۱۰۰] (ایسے) ہوں گے تو ہزار[۱۰۰۰] پر غالب رہیں گے۔"

نیز فرمایا:

فَإِن يَكُن مِّنكُم مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ وَإِن يَكُن مِّنكُمْ أَلْفٌ يَغْلِبُوا أَلْفَيْنِ بِإِذْنِ اللَّهِ۔ (الانفال: ۶۶)

"پس اگر تم سے ایک سو[۱۰۰] ثابت قدم رہنے والے ہوں گے۔ تو دو سو[۲۰۰] پر غالب رہیں گے اور اگر ایک ہزار[۱۰۰۰] ہوں گے تو اللہ کے حکم سے دو ہزار[۲۰۰۰] پر غالب رہیں گے۔"

سورۃ الروم کے آغاز میں ہے:

الٓمٓ ۝ غُلِبَتِ الرُّومُ فِي أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُم مِّن بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ فِي بِضْعِ سِنِينَ ۝ (الروم، ۱تا۴)

"الم (اہل) روم مغلوب ہو گئے نزدیک کے ملک میں اور وہ مغلوب ہونے کے بعد عنقریب غالب آجائیں گے۔ چند ہی سال میں۔"

اور سورۃ البقرہ میں ہے:

كَم مِّن فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ۔

(البقرۃ: ۲۴۹)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"وہ کہنے لگے کہ بسا اوقات تھوڑی سی جماعت نے اللہ کے حکم سے بڑی جماعت پر فتح حاصل کی ہے۔"

ان کے علاوہ بھی بے شمار آیات ہیں جو اسی مفہوم پر دال ہیں کہ غلبہ سے مراد مسلح غلبہ ہے جو کفار کے ساتھ جنگ کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ نے اس بات کی بھی صراحت فرمائی ہے۔ کہ مقتول کو غالب نہیں کہا جا سکتا بلکہ وہ مغلوب ہے ارشاد ہے:

وَمَنْ يُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ أَوْ يَغْلِبْ۔

(النساء: ۷۴)

"اور جو شخص اللہ کی راہ میں جنگ کرے پھر شہید ہو جائے یا غلبہ پائے۔"

اِن آیات سے معلوم ہوا کہ نبی مأمور بالجہاد پر قتل کا فعل واقع نہیں ہوتا کیونکہ اللہ عزوجلّ نے ازل میں یہ فیصلہ لکھ چھوڑا ہے۔ کہ نبی مقاتل غالب رہے گا اور اسکے وعدے میں تغیر تبدل پیدا نہیں ہو سکتا۔ ارشاد ہے:

وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ۔ (الانعام: ۳۴)

"اور اللہ کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں۔"

مزید آنکہ محققین اہل علم نے اس بات کی بھی صراحت کی ہے کہ غلبۃ الانبیاء کی دو قسمیں ہیں۔

دلائل و براہین کے ذریعہ غالب آنا، یہ تمام نبیوں کے لئے بلاتردد ثابت شدہ امر ہے۔

البتہ مسلح جدالجہد سے غلبہ حاصل کرنا، یہ صرف اِن پیغمبروں کے ساتھ مخصوص ہے جو مأمور بالقتال تھے۔

اللہ تعالیٰ نے منصور سے مکمل طور پر نفی کی ہے۔ کہ وہ مغلوب ہو۔ فرمایا:

إِنْ يَنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ۔ (العمران: ۱۶۰)

"اگر اللہ تمہارا مددگار ہے، تو تم پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔"

مفسر مقاتل سے منقول ہے کہ آیت: كَتَبَ اللّٰهُ لَأَغْلِبَنَّ۔ کا شانِ نزول یہ ہے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ بعض لوگوں نے کہا کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے اصحاب یہ سمجھ بیٹھے ہیں۔ کہ وہ روم اور فارس پر ایسے ہی غالب آجائیں گے جس طرح کہ وہ عرب پر غلبہ حاصل کر چکے ہیں حالانکہ روم اور فارس عددی اور مسلح قوت کے اعتبار سے بے حد طاقتور ہیں۔ان پر غالب نہیں آسکتے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اس سے معلوم ہوا غلبہ سے مراد تلوار اور ہتھیار کے ذریعہ غلبہ ہے۔ کیونکہ صورتِ سبب کا اخراج ناممکن ہے۔ بلکہ اس کا لحاظ رکھنا ضروری امر ہے۔ اس مسلک کے برعکس امام ابن جریرؒ زیر آیت إِنَّا لَنَنصُرُ رُسُلَنَا (غافر: ۵۱) فرماتے ہیں۔ رسول مامور بالجہاد کے قتل سے کوئی شئے مانع نہیں۔ اس وقت اللہ کی طرف سے منصوص امداد کو دو امروں میں سے ایک امر پر محمول کیا جائے گا۔

۱۔ کہ اللہ رسول کی وفات کے بعد اس کی امداد کرے وہ اس طرح کہ دشمن کو اس کی وفات کے بعد رسول کے قاتلین پر مسلط کر دے جو ان سے انتقام لے۔ جیسے حضرت یحیٰی، زکریا، یسعیاہ کے قاتلین پر بختنصر کو مسلط کر دیا گیا تھا۔

۲۔ آیت إِنَّا لَنَنصُرُ رُسُلَنَا میں لفظ رُسُل کو خصوص پر محمول کیا جائے کہ اس سے مراد اکیلے ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ہمارے شیخ علامہ محمد الامین الشنقیطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر اضواء البیان میں اس کا یوں تعاقب کیا ہے۔

۱۔ یہ کتاب اللہ کے ظاہر متبادر الی الذہن کو بلا دلیل کتاب وسنت اجماع اُمت ترک کرنا ہے۔ اندریں حالات یہ حکم لگانا کہ مقتول منصور ہے۔ اس میں سخت بُعد اور عربی زبان میں غیر معروف ہے۔ قرآن کو بلا دلیل اس پر محمول کرنا ظاہر غلطی ہے اسی طرح لفظ رُسُل کو بھی صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی پر محمول کرنا اس میں بھی سخت قلق ہے۔

جہاں تک تعلق ہے ان آیات کا جن میں نبیوں سے عمومی امداد کا وعدہ کیا گیا ہے تو وہ بلا نزاع برحق ہیں۔

۲۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں مطلق امداد پر اکتفاء نہیں کیا جس کا مفہوم لغت میں مظلوم کی فریاد رسی کرنا ہے۔ بلکہ صراحت کی ہے کہ رسولوں کی امداد کے ذریعہ غلبہ کی امداد ہے۔ چنانچہ فرمایا، كَتَبَ اللَّهُ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ بھی یاد رہے غلبہ جو اللہ نے قضاء وقدر میں رسولوں کے لئے رکھ چھوڑا ہے وہ مطلق امداد سے اخص ہے۔ کیونکہ یہ خاص قسم کی امداد کا نام ہے۔ لغت میں غلبہ بمعنی قہر ہے اور نصر بمعنی مظلوم کی اعانت کرنا لہٰذا اعم کا بیان اخص کے ساتھ ضروری ہے۔ اس توضیح سے امام ابن جریرؒ کے مذکور مسلک کی کمزوری بھی ظاہر ہو گئی. فَتَأَمَّلْ نیز حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حسنؒ بصری وغیرہ فرماتے ہیں۔ کبھی کوئی نبی قتل نہیں ہوا ماسوائے اس کے جس کو جنگ کا حکم نہیں دیا گیا۔ ہر وہ نبی جس کو جنگ کا حکم ہوا ہے اس کی امداد ہوئی۔

(تفسیر القرطبی، ص ۳۶۸، ج ۱)

لہٰذا قرآن مجید میں منصوص قتل انبیاء محمول ہے۔ ان نبیوں پر جنہیں لڑائی کا حکم نہیں دیا گیا تھا۔ ان کی اکثریت انبیاء بنی اسرائیل سے تعلق رکھتی ہے جیسا کہ تفاسیر میں بطورِ امثلہ مصرح ہے۔ قرآن کریم نے بھی مسئلہ ہذا کو یہودیوں کے مظالم وجرائم کا سلسلۂ کلام میں بیان کیا ہے۔ بنا بریں يَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ حَقٍّ میں بلاوجہ ارادہ مقدر ماننا غیر معقول ہے۔ جبکہ مقصود یہاں یہود کے افعال شنیعہ کی فہرست پیش کرنا ہے ظاہر ہے کہ محض ارادہ قابلِ مؤاخذہ یا قابلِ مذمت شیئ نہیں۔ جب تک عملی شکل میں ظہور نہ ہو۔ اس لیئے جن لوگوں نے بلاوجہ آیت ہذا میں ارادہ مقدر مان کر مطلقاً قتل انبیاء کے انکار کی سعی کی ہے وہ ناقابلِ تسلیم اور غیر درست نظریہ ہے۔

پھر لفظ بِغَيْرِ حَقٍّ قید میں بھی عدم تقدیر کا ایماء موجود ہے فَافْهَمْ!

امام قرطبی نے یہ بھی سوال اُٹھایا ہے۔ کہ اس کا کیا جواز ہے۔ کہ کفار کو کھلا چھوڑ دیا۔ وہ انبیاء کو قتل کرتے پھریں؟ اس کا جواب انہوں نے یوں دیا ہے کہ مقصود اس سے انبیاء علیہم السلام کی کرامت اور درجات میں، رفعت وبلندی اور زیادتی ہے۔ بندۂ مومن کی مانند جو فی سبیل اللہ شہادت کے مقام پر فائز ہوتا ہے یہ کوئی رسوائی کی بات نہیں آخر میں یہ بھی یاد رہے کہ مذکور بحث کا تعلق صرف واقعاتی صورتوں سے ہے۔ نہ کہ امکانی سے۔

اللہ تعالیٰ جملہ اہل اسلام کو حق کی پیروی کی توفیق بخشے۔ (آمین)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبد رسول اور نبی ملک میں فرق کی وضاحت

شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شہرۂ آفاق تصنیف "اَلْفُرْقَانُ بَیْنَ اَوْلِیَآءِ الرَّحْمٰنِ وَ اَوْلِیَآءِ الشَّیْطٰنِ" میں طبقات انبیاء علیہم السلام کے سلسلہ میں ایک اہم فرق کی وضاحت کی ہے۔ جو لائق مطالعہ اور علم میں اضافے کا موجب اور یاد رکھنے کے قابل ہے۔ فرماتے ہیں جس طرح اولیاء کرام میں دو طبقے ہیں، سابقین مقربین اور اصحاب یمین مقتصدین۔

اسی کی نظیر انبیاء علیہم السلام عبد رسول اور نبی ملک کی تقسیم ہے۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے سرور کونین حضرت محمد رسول اللہ علیہ وسلم کو ان دونوں کے درمیان اختیار عطاء فرمایا تھا۔ خواہ عبد رسول بنیں، خواہ نبی ملک، آپ نے عبد رسول بننا پسند فرمایا۔ پس نبی ملک تو جیسے داؤد علیہ السلام اور ان کے امثال ہیں۔ اللہ عزوجل حضرت سلیمان علیہ السلام کے بارے فرماتا ہے:

قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَهَبْ لِیْ مُلْکًا لَّا یَنْۢبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝ فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّیْحَ تَجْرِیْ بِاَمْرِهٖ رُخَآءً حَیْثُ اَصَابَ ۝ وَالشَّیٰطِیْنَ کُلَّ بَنَّآءٍ وَّغَوَّاصٍ ۝ وَّاٰخَرِیْنَ مُقَرَّنِیْنَ فِی الْاَصْفَادِ ۝ هٰذَا عَطَآؤُنَا فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِکْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۝ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰی وَحُسْنَ مَاٰبٍ ۝

(ص : ۳۵ تا ۴۰)

"حضرت سلیمان علیہ السلام نے دعا کی۔ اے پروردگار مجھے مغفرت کر اور مجھ کو ایسی بادشاہی عطاء فرما کہ میرے بعد کسی کو شایاں نہ ہو بیشک تو بڑا عطاء فرمانے والا ہے۔ پھر ہم نے ہوا کو ان کے زیر فرمان کر دیا کہ جہاں وہ پہنچنا چاہتے ان کے حکم سے نرم نرم چلنے لگتی۔ اور دیوؤں کو بھی (ان کے زیر فرمان کیا) وہ سب عمارتیں بنانے والے اور غوطہ مارنے والے تھے۔ اور اوروں کو بھی، جو زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔ (ہم

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے کہا) یہ ہماری بخشش ہے (چاہو) تو احسان کرو یا (چاہو تو) رکھ چھوڑو (تم سے) کچھ حساب نہیں ہے۔"

پس نبی ملک پر جو کچھ فرض کیا گیا وہ اس کو انجام دیتا ہے اور جس کو اللہ نے اس پر حرام کر دیا اسے ترک کر دیتا ہے۔ ولایت اور اموال میں جس طرح پسند کرتا اور مناسب سمجھتا ہے تصرف کرتا ہے اس کے بغیر کہ اس پر کوئی گناہ ہو لیکن "عبد و رسول" اپنے رب کی مرضی کے بغیر کسی کو نہیں دیتا اور یہ نہیں کرتا کہ جسے چاہے عطا کر دے، اور جسے چاہے محروم رکھے۔ بلکہ جس کو عطا کرنے کا حکم پروردگار دے اسے عطا کرتا اور جس کی تولیت کا امر کرے اسے والی بناتا ہے۔ پس اس کے سارے کے سارے کام اللہ کی عبادات ہیں۔ چنانچہ صحیح بخاری میں حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنِّي وَاللهِ لَا أُعْطِي أَحَدًا وَلَا أَمْنَعُ أَحَدًا إِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ أَضَعُ حَيْثُ أُمِرْتُ۔

"میں اللہ کی قسم نہ کسی کو عطا کرتا ہوں اور نہ کسی سے روکتا ہوں۔ میں تو صرف تقسیم کرنے والا ہوں جہاں مجھے حکم دیا گیا، رکھ دیتا ہوں اور یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اموال شرعیہ کو اللہ اور رسولؐ کی طرف منسوب کرتا ہے۔"

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قُلِ الْأَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ۔ (الانفال: ۱)

"یعنی کہہ دو مال غنیمت اللہ اور رسولؐ کا ہے۔"

نیز فرمایا:

مَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ أَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ۔ (الحشر: ۷)

"یعنی جو مال اللہ نے اپنے پیغمبر کو دیہات والوں سے دلوایا ہے۔ وہ اللہ اور رسول کے لئے ہے۔"

اور اسی طرح فرمایا:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَ

لِلرَّسُوْلِ (الانفال : ۴۱)

"اور جان رکھو کہ جو چیز تم (کفار سے) لوٹ کر لاؤ۔ اس میں سے

پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول کا ہے۔"

اور اسی لئے اقوال علماء میں سے ظاہر تر یہی قول ہے کہ یہ اموال اولی الامر کے اجتہاد کے مطابق وہاں خرچ کیے جائیں۔ جہاں اللہ اور اس کے رسول کو پسند ہو۔ چنانچہ امام مالکؒ اور دیگر سلف کا یہی مذہب ہے اور امام احمدؒ سے بھی یہی مشہور ہے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کے تین حصے کر دیئے جائیں۔ امام ابو حنیفہؒ اسی کے قائل ہیں۔ مقصود یہاں یہ ہے کہ "عبدہ رسول" نبی ملک سے افضل ہے۔ چنانچہ حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد المصطفیٰ علیہم السلام افضل ہیں حضرت یوسف، حضرت داؤد، حضرت سلیمان علیہم السلام سے کہ مقربین سابقین ابرار اصحاب الیمین سے افضل ہیں۔

امام ابن تیمیہؒ نے یہ بھی تصریح کی ہے۔ کہ اولیاء اللہ میں سب سے افضل مرسلین ہیں۔ اور مرسلین میں سب سے افضل اُولو العزم ہیں حضرت نوحؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت موسیٰؑ، حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد المصطفیٰ ﷺ ہیں۔

اُولو العزم میں سب سے افضل محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین امام المتقین سید ولد آدم اور امام الانبیاء ہیں۔

تمام انبیاءِ کرام پر علی الاطلاق آپ کی فضیلت کے سلسلہ میں کتب احادیث مثلاً مشکوٰۃ المصابیح، سنن الدارمی، دلائل النبوۃ، بیہقی، دلائل النبوۃ اصبہانی اور الخصائص الکبریٰ سیوطی وغیرہ میں وارد متعدد احادیث موجود ہیں۔ اِنْ شِئْتَ الْبَسْطَ فَرَاجِعْهَا!

- محدث خود پڑھیں اور دوسروں کو پڑھنے کی ترغیب دیں۔
- اہلِ قلم حضرات مضامین کاغذ کے ایک طرف خوشخط لکھیں۔ شکریہ!
- محدث میں مطبوعہ مضامین شائع نہیں ہوتے۔ والسلام! (مینیجر)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ